تبصرے

ہندوستان عربوں کی نظر میں ۔ جلد اول ۔ مرتبہ دار المصنفین اعظم گڈھ تقطیع کلاں ضخامت ۴۰۰ صفحات ۔ کتابت و طباعت بہتر ۔ قیمت مجلد چھ روپے ۔

یہ کتاب دار المصنفین کے قدیم پروگرام تاریخ ہند کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں حافظ المتوفی ۲۵۵ھ سے لیکر بشاری مقدسی تک جو چوتھی صدی ہجری کے آخر کا سیاح ہے قدیم تیرہ عربی کے مصنفین و جغرافیین اور سیاحوں کے اُن بیانات کو یکجا کر دیا گیا ہے جو اُن کی کتابوں میں ہندوستان کے متعلق ملتے ہیں اصل عربی عبارتوں کے ساتھ اُن کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور جا بجا حواشی میں مختلف امور متعلقہ پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ہندوستان کی نسبت عرب مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے اُس کا مطالعہ کرتے وقت بڑی مشکل یہاں کے راجاؤں اشخاص و افراد اور مقامات اور رسوم و کتب کے ناموں کی تعیین و تطبیق میں پیش آتی ہے ۔ اس کتاب میں کلاً تو نہیں جزءً اس مشکل کو بھی حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس بنا پر نفس کتاب کی افادیت اور ضرورت میں کلام نہیں ہو سکتا ۔ لیکن جیسا کہ مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب نے دیباچہ میں بیان کیا ہے "چونکہ یہ کتاب حکومت ہند کی امداد پر ترتیب دی گئی ہے اور اُسی کی جلد بازی کی وجہ سے ترتیب اور تالیف کا کام عجلت میں انجام کو پہونچا ہے اس لئے کتاب میں جگہ جگہ کتابت و طباعت کی اور بعض جگہ ترجمہ و مفہوم کی غلطیاں رہ گئی ہیں ۔ ہم ذیل میں اُن کی نشاندھی کرتے ہیں تاکہ آئندہ اڈیشن میں اُن کی تصحیح کی جا سکے:

کتابت کی غلطیاں :-

ص ۵ ۔ الضیخ کی جگہ الصیخ اور فزان کی جگہ قزن ہونا چاہیئے ۔ ص ۲۵ ۔ ولا ینبذ لا کی بجائے ولا ینبذ لہ صحیح ہے ۔ ص ۲۶ :۔ معارت کی جگہ معارف ۔ ص ۳۰ :۔ قدقہ کی جگہ قذفہ درست ہے ص ۵ ۴ پر بینوا میں الف غلط ہے ۔ ص ۴۹ ۔ بالصبوح کی بجائے بالصنوج اور احضوکی جگہ احضر ہونا چاہیئے ص ۵۲ :۔ تقرارًا غلط ہے اور تقذارًا صحیح ہے ۔ ص ۵۴ :۔ ھولاء یکاد غلط اور

ھواءً ولا یکاد صحیح ہے۔ ص ۵۹ :۔ یملاوہ کی بجائے یملاہ ہونا چاہیئے۔ ص ۶۴ پر مملکۃ الجوس اور حاشیہ میں اس کی تصحیح کرکے الجوش لکھا ہے۔ لیکن یہ دونوں غلط ہیں، صحیح الجزر ہے ص ۸۰ پر ایک شعر اسی طرح لکھا ہے۔

کم بالجروم وارض الھند من قدم   ومن سرائنک قتلی لاھم قبروا

اس شعر میں قدم کی جگہ قرم بالراء المھملۃ اور سرائنک کے بجائے سراتك ہونا چاہیئے اسی طرح اسی شعر کے بعد جو دوسرا شعر لکھا ہوا ہے اُس میں بھی منیۃ کی جگہ منیتُہٗ ہونا چاہیئے، ص ۲۰۶ پر من اتق لقولہ کے بجائے بقولہ اور ص ۲۱۴ پر وکان اصل سرندیب کی جگہ اھل سرندیب۔ ص ۳۴۵: الرقا کی جگہ الرقی۔ ص ۳۴۷ پر یتعاقب کی جگہ یعاقب ہونا چاہیئے۔

ترجمہ کی غلطیاں :۔

ص ۵:۔ وھی وترٌ واحدٌ یمر علی قرعۃ۔ یہ کدو کے ایک تار کا ہوتا ہے۔ صحیح:۔ اس ساز میں ایک تار ہوتا ہے جو کدو کے اوپر سے گذرتا ہے۔ ص ۷۔ بنادرۃ البر بھارات :۔ بربھارات کے بندر والے۔ صحیح:۔ بربھارات کے سوداگر۔ بنادر جمع بندار کی ہے جس کے معنی تاجر ہیں۔ ص ۱۵ بُھارا صحیح نہیں۔ اس کی جگہ بُھار ہونا چاہیئے، جیسا کہ متن میں لکھا ہوا بھی ہے۔ یہ ایک عربی وزن ہے جو تیس پونڈ کے مساوی ہوتا ہے۔ ص ۱۶ یننہ کی جگہ بنون یا بنہ ہونا چاہیئے جو پنجاب کا ایک شہر تھا آج کل سرحد میں شامل ہے۔ ص ۵۹ : سندروس کا ترجمہ گوند کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے یہاں مراد سیندور یا گلال ہے۔ پھر اسی صفحہ پر ریحان کا ترجمہ گل نازبو کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا اطلاق ہر پھول پر ہوتا ہے، عربی کا مصرعہ ہے:۔

ان النساء ریاحین خلقن لنا: ص ۷۰ پر حاشیہ میں بحر احمر کی جگہ خلیج فارس زیادہ صحیح تھا۔ پھر اسی صفحہ پر الا فواہ الطیبۃ الذکیۃ پر جو نوٹ ہے اُس میں الزکیۃ (بالزاء) کو ترجیح دی گئی ہے، حالانکہ ذال کے ساتھ ہی صحیح اور مرجح ہے۔ ص ۷۴ پر فلقی العدو وظفر بن فعل کی اسناد

مغیرہ بن ابی العاص کی طرف ہے نہ کہ حکم کی طرف۔ ص ۸۰ پر شعر اس طرح لکھا گیا ہے۔

وابن سوار علی عداتہ موقد النار وقتال الشغب

اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ پہلے مصرعہ میں علاتہ بمعنی کمزوریاں اور دوسرے مصرع میں السغب بھوک کے معنی میں ہو۔ ص ۸۱: فتح قصدار وسبا ھا کا صحیح ترجمہ یہ کہ قصدار کو فتح کیا اور وہاں باندی غلام بنائے۔ قیدیوں کو گرفتار کرنے کے کیا معنیٰ ہیں؟ - ص ۲۰۷:-

وعلی راسہ اکلیل من الریحان قد قشر جلد تہ من راسہ کا ترجمہ یہ ہونا چاہیئے:-

اور اس کے سر پر جس کی کھال چھیل دی جاتی ہے پھولوں کا ایک تاج ہوتا ہے۔ ص ۳۰۹ پر وبہا عی الجری عند ھم میں جری دراصل جھری کا معرب ہے بہادر اور جری کے معنی میں نہیں ہے۔ ص ۳۴۸ پر یا عالی الھند ومشارقھا البیت المعروف ببیت الذھب میں بیت الذھب ملتان کے ایک مشہور مندر کا نام ہے۔ اس سے مراد "سونے کا مکان" نہیں ہے۔

یہ وہ غلطیاں ہیں جو ہم نے سرسری مطالعہ میں نوٹ کر لی تھیں۔ ممکن ہے کہ اور بھی ہوں لیکن اس کی وجہ یہی ہے کہ کتاب بڑی عجلت میں مرتب کی گئی ہے اور اس کی ذمہ داری ادارہ دار المصنفین پر اتنی نہیں ہے جتنی کہ حکومت پر ہے، اُس کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ اس جیسے اہم علمی کام کی ترتیب و تدوین اور اُس کی کتابت و طباعت کے لئے کل آٹھ مہینہ کی مدت کس طرح کافی ہو سکتی ہے؟ پھر بھی ادارہ نے لگ لپٹ کر جس محنت و جانفشانی اور تحقیق و کاوش سے حسب مقدور کام کیا ہے وہ لائق ستائش ہے۔ اس کے مطالعہ سے ممکن ہے ہندو فرقہ پرستی کے ذہن سے تعصب کے بہت سے پردے اُٹھ جائیں۔

اصح السیر - از مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب دانا پوری۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۷۵۶ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد عنہ۔ پتہ نور محمد صاحب کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ کراچی

یہ سیرت کی وہ مشہور کتاب ہے جو پہلی مرتبہ شائع ہوئی تو اسلامی اور علمی حلقوں میں بہت دنوں تک اس کا چرچا رہا۔ اس میں حضورؐ کی ولادت باسعادت سے لیکر وفات تک کے تمام حالات و سوانح، اخلاق و عادات، اسلامی تعلیمات، غزوات و سرایا وغیرہا پر نہایت مبسوط اور محققانہ کلام کیا گیا ہے اور درمیان میں